Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۰۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ ... عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۳ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۲۳ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۳۹

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۲ فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حرارت میں تو بفضلہ تعالیٰ کمی ہے لیکن کھانسی ابھی چل رہی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

○ ربوہ ۲۲ فروری ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

○ ربوہ ۲۲ فروری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا بخار تو اتر گیا ہے ۔ لیکن کھانسی تا حال بہت ہے ۔ اور کمزوری بھی زیادہ ہے ۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اللھم آمین ۔

○ ربوہ ۲۲ فروری ۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کو تا حال بخار کی شکایت ہے ۔ صبح کو بالعموم کم ہوتا ہے مگر شام کو ٹمپریچر بڑھ جاتا ہے ۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات بہت کمزوری اور بے چینی محسوس فرماتے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے ۔

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی ۔"

(دفتر امانت تحریک جدید)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک میں چونتیس لاکھ دس ہزار روپے کے وعدے

اب تک پونے آٹھ لاکھ روپے کی رقم وصول ہو چکی ہے

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی بابرکت اور عظیم تحریک کو جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور سعادت عہد کی پہلی مالی تحریک ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم کے ماتحت قبولیت سے نوازا اور مخلصین جماعت کو دلی انشراح اور بشاشت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر وعدے لکھوانے اور رقوم کی ادائیگی کی خاص توفیق عطا فرمائی ہے ۔ ان وعدوں میں اور اسی طرح نقد ادائیگی میں بفضل خدا لگاتار اضافہ ہو رہا ہے ۔ مخدوم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا وعدہ پچیس ہزار روپے کا تھا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک پر کہ دوست کم از کم ½ حصہ جلد ادا کر دیں ۔ مخدومی چوہدری صاحب نے جون گزشتہ میں پندرہ ہزار روپے ادا کر دیئے تھے ۔ اور اب ۵ جنوری کو بقیہ قسط دس ہزار روپے کی خود خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں پہنچ کر داخل کر دی ۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق عطا فرمائی ہے کہ اپنے وعدہ میں اضافہ فرما دیں ۔ چنانچہ آپ نے اپنا وعدہ پچیس ہزار سے چالیس ہزار روپیہ کر دیا ہے ۔ جس میں سے پچیس ہزار ادا ہو چکا ہے ۔

اسی طرح محترمہ و محترمہ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ میں اڑھائی ہزار روپیہ کا اضافہ کیا ہے ۔ اور بھی کئی ایک احباب نے اپنے وعدوں میں اضافہ فرمایا ہے ۔ اور نئے وعدے بھی وصول ہو رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ایثار کو قبول فرمائے اور اپنی اعلیٰ برکات سے ان سب بھائیوں اور بہنوں کو متمتع فرمائے اور اپنی جناب سے توفیق عطا فرمائے کہ جلد سے جلد اپنی موعودہ رقوم کو ادا کر سکیں ۔ ان تمام اضافوں کو شامل کر کے ۱۵ فروری تک فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی مجموعی رقم چونتیس لاکھ دس ہزار روپے ہو گئی ہے ۔ اور وصولی پونے آٹھ لاکھ روپے ہو چکی ہے

الحمد للہ ۔

وعدوں کی مجموعی رقم کے لحاظ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس منشاء مبارک کی تعمیل یہ ہے کہ وعدوں کے ½ سے زائد رقم اپریل ۱۹۶۷ء تک ادا کی جائے ۔ کم از کم بارہ لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے ۔ تا کہ اصل مقاصد فاؤنڈیشن کے لئے جلد سے جلد عملی کارروائی شروع کی جا سکے ۔ امید ہے جملہ وعدہ کنندگان احباب اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مجلس مشاورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۶۷ء (بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار) منعقد ہوگی ۔

جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد بھجوائیں نیز ہر جماعت کم سے کم ایک نمائندہ منتخب کر کے جلد از جلد اطلاع دے بڑی جماعتیں حسب قواعد زیادہ نمائندے بھجوائیں ۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۷ء

کیا تجدید و احیائے دین سیاست کاری سے ہو سکتی ہے

"مسائل محنت اور ان کا صحیح حل" کے زیر عنوان ایک مقالہ بعض لوگوں کے نزدیک ایک عالم و فاضل کے قلم سے ایک دینی ہفت روزہ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مقالہ نگار فرماتے ہیں:۔

"ہمارے نزدیک نظامِ زندگی کے لئے ایسی بنیادیں جو فی الواقعہ اجتماعی عدل کی ضامن ہو سکیں، صرف اسلام ہی فراہم کر سکتا ہے اور اسی کے قیام کی ہم کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ آج کل بہت سے لوگ اسلامی انصاف کے مختلف تصورات پیش کر رہے ہیں۔ کسی کے نزدیک ان کی تعبیر کچھ ہے اور کسی کے نزدیک کچھ۔ لیکن یہ کوئی گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ اسلام کے اصل ماخذ کتاب و سنت موجود ہیں۔ جو تعبیر بھی چل سکے گی بہرحال وہ وہی ہوگی۔ جس کے لئے قرآن و سنت میں کوئی دلیل مل سکے۔ اور آخر کار مسلم معاشرے کی رائے عام ہی یہ فیصلہ کرے گی کہ اسے کونسی تعبیر قبول ہے اور کونسی نہیں۔ اس لئے اختلافِ تعبیرات سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ قرآن و سنت کی بنیاد پر جو نظامِ زندگی بھی قائم ہوگا انشاء اللہ عدل و انصاف کا ضامن ہوگا۔"

(ایشیا لاہور ۱۶ فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۸)

اس میں یہ امر پیش کیا گیا ہے کہ قرآن سنت کی جو مختلف تعبیریں عقلمند کر رہے ہیں۔ ان میں سے جو تعبیر آخر میں کامیاب ہوگی وہ وہی ہوگی جس کو لوگ قرآن و سنت کی صحیح تعبیر مان کر قبول کرلیں گے۔ اس طرح کے استدلال کو استدلال کہنا کہاں تک صحیح ہے۔ یہ مغالطہ اس لئے لگتا ہے کہ یہ لوگ قرآن و سنت کی طرف تو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اور کبھی اس پر غور نہیں کرتے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا فرستادہ دین ہے۔ اس لئے خود اللہ تعالیٰ نے بھی حق کے پہچاننے اور قرآن و سنت کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کے لئے کوئی معیار قائم کیا ہوگا۔ اس لئے معلوم کیا جائے کہ وہ معیار کیا ہے۔

قرآن و سنت کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کا جو طریقہ ان عالم و فاضل مقالہ نگار نے بتایا ہے وہ تو قرآن و سنت کو "اہل کا منار" بنا کر رکھ دیتا ہے۔ اور اس طرح تو یہ مسئلہ کہ قرآن و سنت کی صحیح تعبیر کیا ہے قیامت تک بھی طے نہیں ہو سکتا اور یہ مقالہ نگار کی محض خوش فہمی ہے کہ عوام کسی وقت کسی ایک تعبیر کو قبول کرلیں گے اور وہ صحیح تعبیر ہوگی۔ یہی وہ مرض ہے جس نے اسلام میں بھانت بھانت کی بولیوں کی وجہ سے انتشار پیدا کر رکھا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تجدید دین کا جو اصول بتایا ہے وہ یہ ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یعنی ہمیں نے "الذکر" کو نازل کیا ہے اور ہمیں اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پھر حدیث مجددین نے تو اس نص کی وضاحت بھی کردی ہوئی ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

اس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں قرآن و سنت کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کا طریقہ بتا دیا ہوا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ لوگ اس صحیح طریق کی طرف توجہ دینا اپنے علم و فضل کے منافی سمجھتے ہیں اور عقلی ڈھکوسلوں کی بھول بھلیوں میں خود بھی سرگرداں ہیں اور اپنے ساتھ عوام کو بھی سرگرداں رکھنا چاہتے ہیں۔

قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ اس میں تفصیل لکل شیء موجود ہے۔ پھر کس طرح ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول قرآن و سنت کی صحیح تعبیر معلوم کرنے کے لئے کوئی لائحہ عمل پیش نہ کرتے۔ قرآن کریم نے تو شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین

یہ کتاب تو متقین کی ہدایت کے لئے نازل کی گئی ہے۔ عالم و فاضل لوگوں کی عقلمندیوں کے رحم پر اس کا انحصار نہیں۔ اور متقین کی یہ تشریح فرمائی ہے کہ

الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقناھم ینفقون ؕ والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون ۔ اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون

کیا یہاں کوئی اشارہ بھی اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ قرآن کریم کی تعبیر عالم فاضل عقلمند کریں گے اور وہ تعبیر بھی قرآن و سنت کے مطابق ہوگی۔ جس کو قرآن و سنت کی تعبیر سمجھ کر عوام قبول کرلیں گے الغرض قرآن و سنت عالم و فاضل لوگوں کی تعبیر سازی کا بازیچہ گاہ نہیں ہے بلکہ یہ تو ان لوگوں کے لئے ہدایت ہے جو متقین ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ (باقی)

حدیث النبیؐ

ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ اور استغفار

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ انی استغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے بخدا میں ایک دن میں اللہ سے ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الدعوات)

جلسہ سالانہ کا ایک تاثر

آ رہے ہیں ہر طرف سے کارواں در کارواں
طالبانِ حق غلامانِ مسیحائے زماں

ہو رہا ہے عرش سے رُوح و ملائک کا نزول
ہر طرف پھیلی ہے خوشبوئے بہشتِ جاوداں

اجنبی! ہم کو علیٰ وجہ البصیرت ہے یقیں
دیکھتے ہیں ہم تماشائے ظہورِ کن فکاں

صاحبِ لولاکؐ کا اعجاز تو بھی دیکھ لے
ہے نئی اپنی زمیں، اپنا نیا ہے آسماں

ہے خلیفۃ المسیح الثالث آج اپنا امام
مٹ رہا ہے جس کے دم سے کفر کا نام و نشاں

گُھل رہا ہے خود بخود دجّال مانندِ نمک
بچ کے جائیگا مسیحا کی دعاؤں سے کہاں

پھر پڑی بُت خانۂ نمرود پر ضربِ خلیل
پھر اٹھا ہے کفر کے گڑھوں سے شورِ الاماں

فیضِ خاکِ مکّہ و خاکِ مدینہ سے مگر
بن گیا تنویرِ ربوہ بھی مثیلِ قادیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درسِ حدیث

باہمی ہمدردی اور ایثار

(از محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

(۱)

بخاری شریف میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک حدیث ہے جس میں حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک خاتون ایک چادر لے کر خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں بڑی محبت اور چاہت سے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بُن کر لائی ہوں اور میری دلی خواہش ہے کہ حضورؐ اسے پہن لیں۔ آپؐ نے اسے قبول فرما لیا اور آپؐ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ حضرت سہلؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز جب حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر آئے تو حضورؐ نے اس چادر کا تہ بند باندھا ہوا تھا۔ ایک صحابی جس کا انہوں نے نام نہیں بتایا انہوں نے عرض کیا یہ چادر بہت اچھی ہے آپؐ مجھے دیدیں۔ حضورؐ نے فرمایا بہت اچھا میں ابھی دیتا ہوں۔ اس کے بعد تھوڑی دیر حضورؐ تشریف فرما رہے پھر گھر جا کر خود پرانا تہ بند باندھ لیا اور نیا تہ بند تہ کر کے اس شخص کو بھجوا دیا۔ بعض صحابہؓ نے اسے بُرا منایا اور اس صحابی سے کہا کہ حضورؐ نے ضرورت کی بناء پر اسے پہنا تھا آپ نے یہ مانگ کر اچھا کام نہیں کیا۔ حالانکہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ حضورؐ سوال کرنیوالے کو مایوس نہیں کرتے۔ اس صحابی نے عرض کیا بخدا میں نے یہ چادر اس لئے نہیں مانگی کہ میں اسے استعمال کروں میں نے تو اسے اس لئے لیا ہے تاکہ میں اسے اپنا کفن بناؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان کی وفات پر اسی چادر میں انہیں دفن کیا گیا۔

یہ روایت جہاں حضورؐ کے بلند اخلاق پر دلالت کرتی ہے وہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے عشقِ رسولؐ کی بھی آئینہ دار ہے۔ صحابہؓ اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر اس یقین سے پُر تھے کہ حتی الوسع حضورؐ کسی سوالی کو رد نہیں فرماتے۔ صحابہ، کیا مرد اور کیا عورتیں، حضورؐ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ کس پیار سے صحابیہؓ نے عرض کیا حضورؐ میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بُنا ہے اور میری دلی خواہش ہے کہ آپؐ اسے اپنے استعمال میں لائیں۔ جس صحابی نے یہ چادر مانگ لی اس کا عشق بھی قابلِ داد ہے۔ بظاہر یہ بُری بات تھی کہ ایک چیز کی آپؐ کو ضرورت تھی کسی نے از خود وہ ضرورت پوری کر دی۔ آپؐ نے صرف ایک دفعہ اسے پہنا تو اس صحابی نے اسے مانگ لیا۔ لیکن اس بظاہر معیوب فعل کے پیچھے جو جذبہ کارفرما تھا وہ قابلِ ستائش ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ اپنے مرنے کے بعد اس لباس میں اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہوں جو حضورؐ کے جسدِ اطہر کو چھو چکا ہو تاکہ اور نہیں تو اس وسیلہ سے انہیں نجات حاصل ہو جائے۔

اسی باب کی ایک اور حدیث ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں فاقہ زدہ اور لاچار ہوں۔ حضورؐ نے کسی شخص کو اپنی بیگمات میں سے ایک کے پاس بھجوایا تاکہ گھر میں جو کچھ کھانے کیلئے ہو وہ مہمان کے لئے لے آئے۔ جواب ملا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے گھر میں کھانے کے لئے پانی کے سوا کوئی چیز نہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے دوسری بیوی کے ہاں پھر تیسری حتی کہ ساری بیویوں کے ہاں بھجوایا مگر کہیں سے کھانے کے لئے کچھ میسر نہ آیا۔ اس پر آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کوئی ہے جو آج کی رات اس دوست کی مہمانی کرے۔ ایک انصاری نے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا اور انہیں گھر لے گئے۔ اور گھر والوں سے کہا یہ رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں۔ ان کا اکرام اور شایانِ شان ضیافت کریں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی سے پوچھا کیا گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ گھر میں اسی قدر ہے جو بچوں کے لئے کفایت کر سکے۔ اس انصاری نے کہا تم بچوں کو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگائے رکھنا اس کے بعد کسی حکمت سے انہیں بھوکے ہی سلا دینا۔ اور مہمان کے آنے پر چراغ گل کر دینا اور جب ہم سب کھانے کیلئے بیٹھیں تو ان پر یہ ظاہر کریں کہ ہم بھی کھا رہے ہیں۔ اس وقت تک پردے کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جب مہمان کے ساتھ سب میاں بیوی کھانے کے لئے بیٹھے تو بیوی نے کسی بہانے سے چراغ گل کر دیا۔ مہمان نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا اور یہ دونوں بچوں کے ساتھ ساری رات بھوکے رہے۔ اگلی صبح جب یہ انصاری نماز کے لئے حاضر ہوئے تو حضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو وہ کارروائی بہت پسند آئی جو تم نے گزشتہ رات اپنے مہمان کے ساتھ کی۔

غور فرمائیے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں ہیں۔ ایک ایک کر کے ساری بیویوں کے ہاں کھانا لانے کے لئے کسی کو بھجوایا جاتا ہے ان سب سے یہی جواب ملتا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ گھر میں کھانے کے لئے پانی کے سوا کوئی چیز نہیں۔ اللہ اللہ کیا سادگی اور توکل ہے۔ اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لئے کس جذبہ سے سرشار ہیں کہ اگلے دن ہفتے یا سال کی کوئی فکر نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر کس قدر پختہ یقین ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر فراخی کے دن بھی آئے لیکن حضورؐ اور آپؐ کے اہلِ بیت کے طریقِ زندگی میں فرق نہ آیا۔ حضورؐ فرماتے ہیں اگر میرے پاس احد کے پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات گوارا نہیں کہ تین راتیں گزر جائیں اور وہ سونا میرے پاس پڑا رہے۔

اللہ تعالیٰ نے بعد میں مسلمانوں کو جو عزت اور عظمت دی وہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی قربانیوں اور نیک اعمال ہی کا نتیجہ تھا ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری جماعت "آخرین منھم" کی مصداق ہے۔ ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ کیا ہمارے اعمال کو ان ہستیوں کے اعمال سے تطابق ہے جن کے مثیل ہونے کا ہمارا دعویٰ ہے تا ہم بھی ان فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہو سکیں جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حاصل کیں۔

(۲)

ہمسایوں سے حسنِ سلوک

ابو یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ فلاں عورت رات کو کثرت سے نوافل پڑھتی ہے دن کو روزہ رکھتی ہے۔ دوسری نیکیاں بجا لاتی ہے اور صدقہ و خیرات کرتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے اذیت دیتی ہے اور بُرا بھلا کہتی اور تنگ کرتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اس میں کوئی خیر نہیں وہ عورت جہنمی ہے پھر عرض کیا گیا ایک دوسری عورت فرض نمازیں ہی پڑھتی ہے۔ نوافل کی زیادہ پابند نہیں۔ صدقات بھی کم دیتی ہے مگر اپنے ہمسایوں کو تنگ نہیں کرتی۔ حضورؐ نے فرمایا یہ عورت جنتی ہے۔

اس روایت میں دو عورتوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک عبادت پر خاص زور دینے والی لیکن ہمسایوں کو تنگ کرنے والی۔ دوسری واجبی طور پر عبادت کرنیوالی اور پڑوسیوں کو تنگ نہ کرنے والی۔ حضورؐ نے پہلی کو جہنمی اور دوسری کو جنتی قرار دیا ہے۔

اس ارشادِ نبویؐ سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑوسیوں کو اذیت پہنچانا بڑی ناپسندیدہ بات ہے۔ جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے حقوق کا خیال رکھتا ہے لیکن اس کی مخلوق کے حقوق کو بھول جاتا ہے بلکہ ان کو اذیت پہنچاتا ہے اس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنے پڑوسیوں سے حسنِ سلوک کی اہمیت کو نہ بھولیں۔

اسی طرح ابن مبشر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کے ظلم کے خلاف شکایت کرنے کے لئے حضورؐ کی خدمت میں آیا۔ جب وہ بیت اللہ میں رکن اور مقامِ ابراہیمؑ کے پاس بیٹھا تھا تو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ کے پیچھے ایک شخص تھا جس نے سفید براق کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں یہ سفید لباس میں ملبوس شخص جو آپؐ کے ساتھ تھا کون تھا؟ حضورؐ نے فرمایا کیا تُو نے اسے دیکھا ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں رسولِ خداؐ میں نے دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا وہ بڑی خیر و برکت والی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیز دیکھی ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے جو مجھے پڑوسیوں کے بارہ میں بڑی تاکید کرتے تھے کہ ان سے محبت اور اخوت کا مضبوط تعلق ہونا چاہیئے۔ جبرائیلؑ اس پر اتنا زور دیتے تھے کہ مَیں نے خیال کیا شاید انہیں وارث قرار دیدیں گے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں۔ خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسولؐ اللہ۔ فرمایا ایسا شخص جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے امن میں نہیں۔ اسلام میں پڑوسیوں کے بڑے حقوق بیان ہوئے ہیں۔ اور یہ اسلام کی امتیازی تعلیم ہے کہ ہمسایوں میں محبت اور اخوت کے تعلقات ہوں۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو محلوں کے بعد شہر اور شہروں کے بعد ملک بلکہ ساری دنیا جنت کا گہوارہ بن جائے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احادیث سے پتہ لگتا ہے کہ حضورؐ کے زمانہ میں بھی بعض لوگ ایسے تھے جو اپنے ہمسایوں کو تنگ کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورؐ سے عرض کیا میرا ایک پڑوسی ہے جو مجھے دکھ دیتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اپنا سامان نکال کر سڑک پر رکھ دو۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ لوگ سامان دیکھ کر اردگرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور پوچھنے لگے کیوں میاں کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا میرا پڑوسی مجھے تنگ کرتا ہے مَیں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو حضورؐ نے سامان سڑک پر لا رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس پر لوگ اس پر لعنتیں بھیجنے لگے اور اس کی تذلیل کرنے لگے۔ یہ بات اس شخص کو بھی پہنچ گئی وہ آیا اور کہنے لگا خدا کے واسطے تم واپس چلو خدا کی قسم مَیں آئندہ تمہیں تنگ نہیں کروں گا۔

مختصر یہ کہ اسلام میں ہمسایوں سے حسن سلوک کی بہت تاکید کی گئی ہے اور پڑوسیوں کو تنگ کرنے کو بہت بُرا قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہوًا پایا جائے تو معاشرہ کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ اسے سمجھائے اور اخوت اور مودت کے جذبات کو ترقی دے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشائے مبارک کو پورا کرے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(۳)

استغفار کی اہمیت

عن الاغر بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
یا ایّھا النّاس توبوا الی اللہ واستغفروہ فانّی اتوب فی الیوم مائۃ مرّۃ۔
رواہ مسلم

حضرت اغر بن یسار المزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالےٰ کی طرف توبہ کرو اور اسکے حضور استغفار کرتے رہو۔ مَیں خود (جو خاتم الانبیاء ہوں) دن میں سَو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

اگر سیّد الاوّلین والآخرین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دن میں سَو دفعہ استغفار کرتے تھے تو ظاہر ہے کہ ہم جیسے گناہگاروں کو دن میں کتنی دفعہ استغفار کرنا چاہیئے۔

ابوحمزہ انس بن مالکؓ انصاری خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ تم میں سے ایک بندہ کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنی خوشی ایک ایسے شخص کو ہوتی ہے جس کا جنگل میں گمشدہ اونٹ مل گیا ہو۔ امام مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اللہ تعالےٰ اس شخص سے بھی بہت زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں ایک اونٹنی پر سفر کر رہا ہو اس کی اونٹنی کہیں بھاگ جائے اور کھانے پینے کے لئے کوئی چیز اس کے پاس نہ رہے۔ وہ اس کی تلاش میں کامیابی سے مایوس ہو کر ایک درخت کے پاس آئے اور اپنی موت کی گھڑی کی انتظار میں اس کے سایہ میں پڑا رہے۔ جب وہ اس حالت میں ہو تو اچانک اس کی اونٹنی اس کے سامنے آ جائے اور وہ اس کی مہار پکڑ لے جو خوشی اس شخص کو ایسی حالت میں ہو سکتی ہے اس سے کئی درجے زیادہ خوشی اللہ تعالےٰ کو اپنے گمراہ بندے کی توبہ پر ہوتی ہے کیونکہ یہ اس کی مخلوق ہے اور وہ اس کا آقا ہے جیسے ایک باغبان اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودوں کی تباہی کو برداشت کرنے میں دُکھ محسوس کرتا ہے اللہ تعالےٰ کو اپنے بندے کے گمراہ یا دوسرے لفظوں میں جنگل میں گُم ہو جانا گوارا نہیں۔

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ اللہ تعالےٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلا دیتا ہے تا کہ دن کے وقت گناہ کرنے والے توبہ کر لیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تا رات کو گناہ کرنے والے توبہ کر لیں۔ اللہ تعالےٰ ہر گھڑی توبہ قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور کوئی وقت اس کی قبولیت میں مانع نہیں ہوتا۔ وہ ارحم الراحمین ہے اور اس کی رافت اور شفقت بے انتہا ہے۔

توبہ سے گناہوں کی معافی اسلام کی امتیازی تعلیم ہے اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق۔ انسان کمزور ہے اس سے غلطی ہو جاتی ہے وہ اپنے کئے پر نادم ہوتا ہے اور خلوصِ دل کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں تائب ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ اسے فوراً قبول فرما لیتا ہے۔

ترمذی میں حضرت ابنِ عمرؓ کی ایک روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول فرماتا ہے جب تک موت کی گھڑی نہیں آ جاتی۔ پس ہمیں زندگی کے ان لمحات کو غنیمت جان کر اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنے اور توبہ کرکے اللہ تعالےٰ کی حفاظت اور پناہ میں آنے کی ہردم کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

(مرتبہ: قریشی فیروز محی الدین ایم۔ اے)

مجالس موصیان کا قیام اور ان کے صدر کا انتخاب

محترم امرائے اضلاع، صدرصاحبان اور مربیانِ سلسلہ کی فوری توجہ کیلئے

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ کے موقع پر مجالس موصیان اور ان کے فرائض کے بارے میں مفصل اعلان فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل مزید ہدایات کا اعلان کیا جاتا ہے:۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ⅔ ہے صرف بیمار اور مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایادار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کرا کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اطلاع دیں گے یہ اطلاع یا رپورٹ صدر مجلس بہشتی مقبرہ ربوہ کے نام بھیجی جائے اس انتخاب کو بعد ازاں نظارت علیا کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

۴۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہؤا کرے گی تا کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجالس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے مقامی صدر صاحبان اور امراء صاحبانِ اضلاع اور مربیانِ سلسلہ احمدیہ ذمّہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اندر انتخابات مکمل ہونے لازمی ہیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں ریکارڈ اور مزید کارروائی دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ کے ذریعہ ہوگی۔

ولادت

عزیزم قریشی طفیل احمد صاحب ساکنہ پتراڈہ ضلع سیالکوٹ کے ہاں ۷؍فروری ۶۷ء کو لڑکی تولد ہوئی جس کا نام "عنیقہ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ میری نواسی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ مولا کریم مبارک کرے۔ آمین۔

(خاکسار سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کے تعلیمی ادارے ملک بھر میں ممتاز اور منفرد مقام رکھتے ہیں

ربوہ کے تعلیمی اداروں کے معائنہ کے بعد راولپنڈی ریجن کے ڈائریکٹر تعلیمات جناب پروفیسر خواجہ عبدالحمید صاحب کے تاثرات

ربوہ ـــــــ گذشتہ دنوں، راولپنڈی ریجن کے ڈائریکٹر تعلیمات جناب پروفیسر خواجہ عبدالحمید صاحب ربوہ کے تعلیمی اداروں کے معائنہ کی غرض سے یہاں تشریف لائے آپ نے مختلف تعلیمی اداروں کا معائنہ کرنے کے بعد ربوہ کے تعلیمی اداروں کو ملک بھر کے ممتاز اور منفرد تعلیمی ادارے قرار دیا۔

جناب خواجہ صاحب موصوف نے مختلف تقاریب میں بار بار اس بات پر اظہارِ خوشنودی فرمایا کہ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں دینی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ اور طلباء بڑے انہماک اور شغف سے دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اس اقدام کو خاص طور پر بہت سراہا کہ اس سکول میں میٹرک تک طلباء کو قرآن مجید باترجمہ مکمل طور پر پڑھا دیا جاتا ہے اور بعد ازاں نظارت تعلیم ان کا امتحان لے کر سندات عطا کرتی ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کا تاثر یہ تھا کہ "دینی تعلیم کا جو شوق میں نے یہاں دیکھا ہے وہ مجھے اور کہیں نظر نہیں آیا۔ اور میں اس دینی شغف کے لئے امام جماعت احمدیہ کو ہدیہ مبارک پیش کرتا ہوں۔"

> "دینی تعلیم کا جو شوق میں نے یہاں دیکھا ہے وہ مجھے اور کہیں نظر نہیں آیا۔ میں اس دینی شغف پر امام جماعت احمدیہ کو ہدیہ مبارک پیش کرتا ہوں۔"

خواجہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے موجودہ امام (ایدہ اللہ) کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے اپنے پرانے تعلیمی تعلقات کا بھی ذکر کیا اور اس بات پر تاسف کا اظہار کیا کہ ربوہ میں حضور کی عدم موجودگی کے باعث وہ حضور کی ملاقات سے شرف یاب نہیں ہو سکے!

تعلیمی اداروں کا معائنہ

پروفیسر خواجہ عبدالحمید صاحب جو پرانے اور تجربہ کار ماہر تعلیم ہیں ربوہ کے تعلیمی اداروں کے معائنہ کے لئے ۱۵ر فروری کو قبل دوپہر راولپنڈی سے بذریعہ کار ربوہ تشریف لائے۔ بسوں کے اڈہ پر محترم چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم اور ان کے رفقاء نے ڈائریکٹر صاحب کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں آپ محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی کوٹھی پر آئے جہاں آپ کو فروکش ہونا تھا۔

جامعہ نصرت اور نصرت گرلز ہائی سکول

سہ پہر کو ڈائریکٹر صاحب نے محترم ناظر صاحب تعلیم کی معیت میں جامعہ نصرت برائے خواتین کا معائنہ فرمایا اور کالج کی عمارت اور کتب خانہ دیکھا۔ اس ادارہ کے کوائف و حالات سُنے۔ اور ان کے شاندار نتائج اور حسن انتظام کو سراہا بعد ازاں آپ نصرت گرلز ہائی سکول میں بھی تشریف لے گئے۔ رات کا کھانا نظارت تعلیم کی طرف سے دارالضیافت میں پیش کیا گیا۔ جس میں صدر انجمن کے ناظر صاحبان، تعلیم الاسلام کالج کے بعض پروفیسر اور دیگر منتخب حضرات شریک ہوئے محترم چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم نے اس تقریب پر ڈاکٹر صاحب کو خوش آمدید کہا اور جناب عبدالسلام صاحب اختر نے ربوہ کے تعارف پر مشتمل ایک نظم پڑھی خواجہ صاحب نے سپاسنامہ کے جواب میں ربوہ کے تعلیمی کوائف و حالات پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

تعلیم الاسلام کالج

۱۶ر فروری کو صبح ۹ بجے تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ڈائریکٹر صاحب نے کالج کے طلباء سے خطاب فرمایا۔ یونین کے صدر پرویز طارق نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کالج کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اور کالج کی تعلیمی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ ڈائریکٹر صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کالج کی رفتار ترقی پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ آپ نے دینی تعلیم کا خاص طور سے ذکر کیا اور طلباء کو نصیحت کی کہ وہ دنیا کی راہوں پر اُس وقت تک کامیابی سے قدم زن نہیں ہو سکتے جب تک وہ دین سے پوری طرح واقف نہ ہوں۔ آپ نے فرمایا "مجھے خوشی ہے کہ آپ کے اس ادارے میں اس بنیادی نکتہ کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اور طلباء کی دینی تربیت کی طرف مناسب توجہ دی جاتی ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول

اس مختصر سادہ اور پروقار تقریب کے بعد ڈائریکٹر صاحب ۱۰ بجے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں معائنہ کے لئے تشریف لائے محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے آپ کو خوش آمدید کہا اور اپنے سٹاف، معززین شہر اور بیرونی ممالک کے مبلغین سے آپ کا تعارف کرایا۔ اسکول کے طلباء پر مشتمل ایک چاق و چوبند دستہ نے ڈائریکٹر صاحب کو سلامی دی اور بعد ملٹری ٹریننگ کا مظاہرہ بھی کیا۔ جس پہ ڈائریکٹر صاحب نے بہت خوشنودی کا اظہار کیا۔

۱۰½ بجے کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بشیر ہال میں سکول کی سالانہ تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ ڈائریکٹر صاحب کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد تلاوت قرآن پاک سے اس تقریب کا آغاز ہوا۔ جو سکول کے ایک طالب علم حافظ محمد صدیق نے کی۔ نوید احمد نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد اسکول کے چھ چیدہ مقررین نے اردو اور انگریزی تقریری مقابلہ میں حصہ لیا اور حاضرین سے خراج تحسین حاصل کیا۔ تقریری مقابلہ میں ڈاکٹر نصیر احمد خان، عبدالسلام اختر اور جناب نسیم سیفی صاحب نے منصف کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے سکول کی تعلیمی، تدریسی اور کھیلوں کے میدان میں نمایاں اور شاندار کامیابیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ میٹرک کا نتیجہ شاندار رہا۔ وظیفہ حاصل کرنے والوں کی تعداد ۱۲ تک پہنچ گئی ہے کرکٹ، باسکٹ بال، نٹ بال، ہاکی اور ریلے ریسز میں چیمپئن شپ حاصل کرنے اور ضلع بھر میں اوّل آنے کا اعزاز بھی امسالی ہمارے سکول کو حاصل ہوا۔ بلکہ تقریری میدان میں بھی آل پاکستان انٹر سکولز مباحثہ میں انگریزی اور اردو ہر دو زبانوں میں اوّل پوزیشن اور گولڈ شیلڈ حاصل کرنے اور سیکنڈری کا بورڈ کے تقریری مقابلہ میں دوم آنے کا فخر حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈویژنل اور ضلعی سطح پر ہونے والے تقریری مقابلہ جات میں بھی ہمارے طلباء اوّل رہے اور امتیازی پوزیشن حاصل کی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اسکول کی مساعی پہ اظہار مسرت فرمایا۔ اور ہیڈ ماسٹر صاحب کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے سکول کی خوشکن ترقی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور اسکول کی عمارت میں توسیع کے لئے جلد امداد کا یقین دلایا۔ خواجہ صاحب نے طلباء کی ذہنی تربیت، علمی، اور عملی میدان میں نمایاں ترقی کو بہت پسند کیا۔ اور سکول کو اس کی کارکردگی کے لحاظ سے ملک بھر میں مثالی شان کا حامل قرار دیا اور صدر انجمن احمدیہ کے تعلیم و تربیت اور اسلامی شعار کو رائج کرنے کے اقدامات کو بے حد سراہا۔ خواجہ صاحب نے طلباء کو نصیحت کی کہ وہ علم کے حصول کے لئے جدوجہد کرتے رہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کیونکہ ہماری اسلامی مملکت کی بقا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی میں ہی مضمر ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے مسرت ہے کہ اس ادارہ میں اسلامی تعلیمات کو مناسب اہمیت دی جاتی ہے۔

سکول کے معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب جامعہ احمدیہ میں بھی تشریف لے گئے۔ آپ نے محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل کی معیت میں جامعہ احمدیہ کے نظام کار کا معائنہ فرمایا۔

۱۶ر فروری کو سہ پہر خواجہ صاحب ربوہ سے واپس تشریف لے گئے۔ محترم قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اور کالج کے پروفیسروں اور محترم ہیڈ ماسٹر صاحب نے آپ کو پر خلوص طور پر الوداع کہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ ربوہ کے تعلیمی اداروں کے بارہ میں ذاتی معائنہ کے بعد بڑا اچھا تاثر لے کر رخصت ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(نامہ نگار)

لاہور میں جلسہ یوم مصلح موعود

مورخہ ۲۶ر فروری بروز اتوار دس بجے صبح مسجد دارالذکر لاہور میں جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوگا۔ جس میں صدارت کے فرائض محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت ادا فرمائیں گے۔ مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ مکرم مولانا مبارک احمد صاحب جمیل شاہد ایم اے اور مکرم مولانا عطاء الکریم صاحب شاہد بی اے۔ تقاریر فرمائیں گے۔

احباب بکثرت اس بابرکت جلسہ میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

ملک عبداللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے جماعت احمدیہ انگلستان کے وعدے

فضل عمر فاؤنڈیشن کے چندہ کے لئے انگلستان کے احباب کے وہ وعدہ جات جو ایک ہزار یا اس سے زاید رقم کے تھے قبل ازیں اخبار الفضل مورخہ ۲۸ دسمبر ۶۶ء اور ۱۸ جنوری ۶۷ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ ذیل میں ایک ہزار سے کم کے وعدہ جات کرنے والے احباب کے اسماء گرامی مع وعدہ جات درج کئے جاتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ وعدہ کنندگان احباب کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

۱۔	مکرم میاں ناصر احمد صاحب	۵۵ پونڈ
۲۔	بشیر احمد خان صاحب رفیق امام	۵۰ 〃
۳۔	شیخ نذیر احمد صاحب بشیر نائب امام	۵۰ 〃
۴۔	چوہدری منصور احمد صاحب	۵۰ 〃
۵۔	عبدالکریم صاحب قریشی	۵۰ 〃
۶۔	عبداللطیف صاحب قریشی مرحوم	۲۰ 〃
۷۔	محمد الیاس صاحب ناصر مع اہلیہ صاحبہ	۵۰ 〃
۸	ڈاکٹر سفیر الدین احمد صاحب	۵۰ 〃
۹۔	محمد لطیف صاحب شاکر	۵۰ 〃
۱۰۔	عبداللطیف خان صاحب	۵۰ 〃
۱۱	حمید اللہ صاحب	۵۰ 〃
۱۲	صلاح الدین صاحب فاتح	۵۰ 〃
۱۳۔	منصور الحق خان صاحب	۵۰ 〃
۱۴۔	لطیف احمد صاحب	۵۰ 〃
۱۵۔	مولوی عبدالکریم صاحب	۳۶ 〃
۱۶۔	عبدالمنان صاحب قریشی	۳۰ 〃
۱۷۔	غلام احمد صاحب چغتائی	۳۰ 〃
۱۸۔	نعیم الرحمن صاحب	۳۰ 〃
۱۹۔	رشید احمد صاحب جاوید	۳۰ 〃
۲۰۔	عبدالعزیز دین صاحب	۳۰ 〃
۲۱۔	محمد رحیم صاحب	۲۵ 〃
۲۲۔	خواجہ بشیر احمد صاحب	۲۵ 〃
۲۳۔	محمد یعقوب صاحب	۲۰ 〃
۲۴۔	ملک آیت الرحمن صاحب	۲۰ 〃
۲۵۔	افتخار احمد صاحب	۲۰ 〃
۲۶۔	عبدالشکور صاحب اظہر	۲۰ 〃
۲۷۔	بیگم منصور احمد صاحب بریڈفورڈ	۲۰ 〃
۲۸۔	عطاء الرحمن صاحب	۱۵ 〃
۲۹۔	رشید الدین صاحب قمر	۲۰ 〃
۳۰۔	سعید احمد صاحب سہگل	۲۰ 〃
۳۱	فضل الرحیم صاحب	۱۰ 〃
۳۲	اے ل۔ عبداللہ صاحب	۱۰ 〃
۳۳۔	محمود احمد صاحب اظہر	۱۰ 〃
۳۴۔	شیخ مبارک احمد صاحب	۱۰ 〃
۳۵۔	محمد احمد صاحب	۱۰ 〃
۳۶۔	مولوی احمد خان صاحب	۵ 〃
۳۷۔	لیسین رسول خان صاحب	۵ 〃
۳۸۔	مرزا طاہر احمد صاحب	۵ پونڈ
۳۹۔	سید بشیر احمد صاحب	۵ 〃
۴۰۔	طارق عبدالصمد صاحب	۵ 〃
۴۱۔	محمد سلیم صاحب اشرف	۲/۱ 〃
۴۲۔	سید مبارک علی صاحب	۱ 〃
۴۳۔	قمر الدین صاحب شاہین	۵۰ 〃
۴۴۔	چوہدری محمد سلیمان صاحب طارق	۵۰ 〃
۴۵۔	محمد سلطان صاحب چیمہ	۵۰ 〃
۴۶۔	محمد یوسف صاحب	۵۰ 〃
۴۷۔	فراج احمد صاحب	۵۰ 〃
۴۸۔	عبدالغنی صاحب	۵۰ 〃
۴۹۔	مرزا اسلم بیگ صاحب	۵۰ 〃
۵۰۔	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۵۰ 〃
۵۱۔	محمد امین صاحب	۵۰ 〃
۵۲۔	بشیر احمد صاحب شاکر	۵۰ 〃
۵۳۔	سرفراز احمد صاحب	۵۰ 〃
۵۴۔	خوشی محمد صاحب	۵۰ 〃
۵۵۔	محمد اکرم خان صاحب	۵۰ 〃
۵۶۔	عبدالحق صاحب	۵۰ 〃
۵۷۔	شیخ مبارک احمد صاحب	۶۰ 〃
۵۸۔	غلام حسین صاحب اختر	۵۰ 〃
۵۹۔	ڈاکٹر شاہ نواز صاحب	۵۰ 〃
۶۰۔	محمد شریف صاحب اشرف	۵۰ 〃
۶۱۔	چوہدری عبدالرحمن صاحب	۴۰ 〃
۶۲۔	〃 〃 منجانب والد صاحب مرحوم	۵ 〃
۶۳۔	〃 〃 والدہ صاحبہ مرحومہ	۵ 〃
۶۴۔	خواجہ نذیر احمد صاحب	۳۶ 〃
۶۵۔	〃 〃 منجانب والد مرحوم	۵ 〃
۶۶۔	〃 〃 〃 دادا مرحوم	۲ 〃
۶۷۔	〃 〃 〃 نانا مرحوم	۲ 〃
۶۸۔	ایم رشید احمد صاحب	۲۶ 〃
۶۹۔	محمد ارشد صاحب ملک	۳۶ 〃
۷۰۔	لئیق احمد صاحب چوہدری	۳۶ 〃
۷۱۔	ملک عبدالعزیز صاحب	۳۶ 〃
۷۲۔	نذیر احمد صاحب چوہدری	۴۲ 〃

(باقی)

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد پر اپنے عزیز زیورات اُتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دیئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لیے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۱۴۸۔	محترمہ بلقیس عزیز صاحبہ ربوہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۴۹۔	محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد رشید صاحب ارشد ربوہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۵۰۔	محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ چک ۵۶۹ گ ب ضلع لائل پور	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۵۱۔	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ساہیوال	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۵۲۔	محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک شیر محمد صاحب تجوکہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد
۱۵۳۔	محترمہ طاہرہ اکرام شیخ محمد اکرام صاحب گولبازار۔ ربوہ	انگوٹھی طلائی ایک عدد

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت (صدر انجمن احمدیہ) داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے لوگ صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

امید ہے احباب جماعت حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی رقوم جلد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بھجوائیں گے۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

درخواست ہائے دعا!

۱۔ میری بیوی بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (حکیم محمود احمد معلم وقف جدید)

۲۔ میرے بہنوئی چوہدری کرامت اللہ صاحب کراچی میں بیمار ہیں اور ان دنوں زیادہ علیل ہیں۔ بزرگوں دوستوں اور بھائیوں سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تندرستی بخشے۔ آمین۔ (ملک بشارت احمد۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کے لڑکے کی خوش دامن ڈیڑھ سال سے رعشہ کی بیماری سے لاچار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے جملہ بہن بھائیوں اور بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے (میاں چراغ دین احمدی قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں۔ سالانہ قیمت صرف چھ روپے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۱ فروری۔ صدر ایوب نے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ملک سے گداگری کو ختم کرنے کے لئے اپنے حلقوں میں خیراتی فنڈ قائم کریں جس سے حلقہ کے نادار اور مستحق لوگوں کی امداد کی جائے تاکہ وہ باعزت زندگی بسر کریں اور حلقہ کے مخیر حضرات کو خیرات اس فنڈ میں جمع کرانی چاہیئے۔ انہوں نے کہا ہمارے ملک میں گداگری اس وجہ سے پروان چڑھی ہے کہ بدقسمتی سے ہم خیرات کی رقم اکٹھی کرنے کا کوئی انتظام نہیں کر سکے ہیں۔

صدر ایوب کل صبح یہاں اپوا کالج اور ہوسٹل کی نئی عمارت کا افتتاح کر رہے تھے جو اپوا کی مغربی پاکستان شاخ نے سات لاکھ روپے سے تعمیر کی ہے۔ صوبائی اپوا کی سربراہ بیگم زینت فدا حسن نے اپنے سپاسنامہ میں کہا تھا کہ گداگری کو ختم کرنے کے لئے حکومت کو مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔ صدر ایوب نے اس کا ذکر کرتے ہوئے اس بات کا اتفاق کیا کہ گداگری ہمارے معاشرہ کے لئے بدنما داغ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگوں نے گداگری کو ایک پیشہ بنا لیا ہے اور وہ باعزت روزگار کے لئے جدوجہد نہیں کرتے۔ اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ حقیقت میں بہت غریب اور نادار ہیں جو اپنا پیٹ پالنے کے لئے بھیک مانگنے پر مجبور ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ضرورتمند اور مستحق لوگوں اور پیشہ ور گداگروں کے درمیان امتیاز کیا جائے اور مستحق افراد کی گزر بسر کے لئے مناسب انتظام کیا جائے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ ہمارے ملک میں خیرات کو جمع کرنے اور اس کی مناسب تقسیم کا کوئی معقول انتظام نہیں۔

• لاہور ۲۱ فروری۔ صدر ایوب نے کل یہاں اپوا مغربی پاکستان کے لئے دو لاکھ روپے کے عطیے کا اعلان کیا۔ انہوں نے یہ اعلان اپوا کالج اور ہوسٹل کی نئی عمارت کی رسم افتتاح ادا کرتے ہوئے کیا۔ اس عمارت پر کل سات لاکھ روپے صرف ہوئے ہیں۔ کل اخراجات متروکہ املاک ٹرسٹ بورڈ سے تین لاکھ روپے کی گرانٹ اور ایسوسی ایشن کے محفوظ فنڈ کے چار لاکھ روپے سے پورے کئے گئے ہیں۔

ایسوسی ایشن کی صدر بیگم زینت فدا حسن نے کہا ہے کہ اب ایسوسی ایشن کو مزید رقم کی ضرورت ہے۔ تاکہ عمارت کو مکمل طور پر فرنیچر سے آراستہ کیا جا سکے۔

• لاہور ۲۱ فروری۔ مغربی پاکستان میں بارش کے بعد لاہور میں دیسی گندم کے نرخ آٹھ روپے سے نو روپے من تک گر گئے بارش کی بدولت فصل ربیع کے بہتر ہونے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ کل شام سے لاہور کی غلہ منڈی میں دیسی گندم ۲۶ روپے سے ۲۸ روپے من فروخت ہوتی رہی۔ جبکہ ہفتہ کے روز دیسی گندم ۳۴ روپے سے ۳۷ روپے فی من فروخت ہوتی رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دیسی گندم کے نرخوں میں ۲۴ فی صد کمی ہو گئی ہے۔ توقع ہے کہ گذشتہ شب لاہور میں جو بارش ہوئی ہے اس کی بدولت دیسی گندم کے نرخوں میں مزید کمی واقع ہو جائے گی۔

• پیرس ۲۱ فروری۔ صدر ایوب اس سال گرمیوں میں فرانس کا دورہ کریں گے۔ اس دورہ کی دعوت انہیں فرانس کے صدر ڈیگال نے دی ہے۔ ابھی تک اس دورہ کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ دورہ فرانس کی قومی اسمبلی کے انتخابات کے بعد ہوگا۔ آج کل فرانس میں اسمبلی کے انتخابات ہو رہے ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق یہ دورہ موسم گرما کے آخر میں یا خزاں کے شروع میں ہوگا۔

• جکارتہ ۲۱ فروری۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو کو ملک کے بااثر سیاسی رہنماؤں اور اعلیٰ فوجی افسروں کی حمایت حاصل ہے۔ ان رہنماؤں اور فوجی لیڈروں نے صدر سوکارنو کو خطوط لکھے ہیں جن میں ان کی حمایت کا یقین دلایا گیا ہے یہ انکشاف صدر سوکارنو نے خود کیا ہے۔ کل جنرل سوہارتو نے ان سے ملاقات کی تھی اور انہیں ملک سے باہر جانے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن صدر سوکارنو نے جنرل سوہارتو کو بعض فوجی لیڈروں کے خطوط دکھائے ہیں جن میں ان فوجی افسروں نے صدر سوکارنو کو حمایت کا یقین دلایا ہے۔

آج اس ملاقات کی کچھ اور تفصیلات معلوم ہوئی ہیں ان کے مطابق صدر سوکارنو نے کہا ہے کہ ایک طرف انہیں عوام کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے دوسری طرف بااثر سیاسی اور فوجی لیڈر انہیں اپنی حمایت کا یقین دلا رہے ہیں۔ ان حالات میں ان کے دستبردار ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا

جنرل سوہارتو نے اس موقع پر صدر کو بتایا کہ ان کی برطرفی کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں اور اب صرف رسمی کارروائی باقی رہ گئی ہے اس لئے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ اپنے طور پر استعفا دے دیں۔ اور فوجی افسروں کو ایک ناگوار فرض کی ادائیگی سے بچا لیں۔ جنرل سوہارتو اور ان کے نمائندے اب تک صدر سوکارنو سے متعدد ملاقاتیں کر چکے ہیں اور ہر بار صدر سوکارنو پر استعفا دینے کے لئے دباؤ ڈالا گیا۔ لیکن ہر بار صدر نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔

• ڈھاکہ ۲۱ فروری۔ مشرقی پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر ایس ایم احمد نے بتایا ہے کہ حکومت نے ممتاز ماہرین تعلیم اور سکالروں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کر دی ہے جو یونیورسٹیوں اور کالجوں میں قومی زبانوں کو ذریعہ تعلیم بنانے کی سفارش کرے گی۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں مزید کہا کہ حکومت اس بات سے پوری طرح باخبر ہے کہ تعلیم کی تمام سطحوں پر بنگالی کو ذریعہ تعلیم بنانا ناگزیر ہو گیا ہے۔

• دمشق ۲۱ فروری۔ شام اور اسرائیل کے سرحدی دستوں میں کل ایک اور جھڑپ ہوئی جس میں اسرائیل کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ دونوں فوجوں کے درمیان کل جنگ بندی لائن کے قریب جنگ ہوئی۔ یہ لڑائی اس وقت شروع ہوئی جب اسرائیل کے فوجی دستہ نے شام کے سرحدی دستہ پر فائرنگ کر دی۔ دونوں فوجوں میں دس منٹ تک فائرنگ ہوتی رہی۔

شام کے فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے شام کا ایک فوجی ہلاک ہوا ہے ترجمان کے مطابق اس جنگ میں اسرائیل کو شدید جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن ابھی تک اس نقصان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

• راولپنڈی ۲۱ فروری۔ بھارتی اخبارات کے مطابق نظام حیدر آباد نے کانگریس کے انتخابی فنڈ میں عطیہ دینے سے انکار کر دیا ہے کانگریسی لیڈروں نے نظام کے پوتے سے کہا تھا کہ وہ انتخاب میں حصہ لیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ "مجھے سیاست سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

• لاہور ۲۱ فروری۔ آج رات آٹھ بجکر ۲۰ منٹ پر لاہور اور بعض دوسرے شہروں میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ جو چند سیکنڈ تک جاری رہے کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

نور کاجل لاہور میں

لاہور میں نور کاجل کے سٹاکسٹ
شفا میڈیکو
چوک میو ہسپتال لاہور ہیں
دوست وہاں سے خرید فرمائیں
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
تیار کردہ:-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ

بے بی ٹانک

کمزور اور سوکھے بچوں کے لئے
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضروری اعلان

کراچی میں ایک جرمن ماہر، گریجویٹ با اچھی انگریزی بولنے اور سمجھنے والے احباب کو دو سال کے لئے بیکری کے کام میں تربیت دینا چاہتے ہیں۔

تربیت کے دوران ماہوار الاؤنس ۱۰۰ روپیہ مع خوراک و رہائش ہوگا۔ تربیت کے بعد کم از کم پانچ سال کے لئے ملازمت کا بانڈ لکھ کر دینا ہوگا اور ابتدائی تنخواہ ۲۰۰ روپے ماہوار مع خوراک و رہائش ہوگی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۲۶ فروری تک مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں
ملک منور احمد جاوید دکان نمبر ۱ گلی نمبر ۲
گنج مغلپورہ۔ لاہور۔
(مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر احمدی بچہ وقف جدید میں کم از کم ۵۰ پیسے ماہوار چندہ ضرور دے۔ (ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا،

کلب سیکشن میں چیمپئن شپ کا اعزاز پاکستان ایر فورس نے حاصل کیا،

کالج اور سکول سیکشنز میں ٹی آئی کالج ربوہ اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا چیمپئن قرار پائے

ربوہ ۲۲ فروری۔ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام منعقدہ نواں کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ جو یہاں ۱۹ فروری کی صبح کو شروع ہوا تھا اپنی روایتی شان کے ساتھ تین روز تک جاری رہنے کے بعد کل مورخہ ۲۱ فروری کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اس نہایت بارونق اور معیاری ٹورنامنٹ میں جو اپنی مخصوص اور شاندار روایات کی بناء پر ملک گیر شہرت حاصل کر چکا ہے امسال چیمپئن شپ کا خصوصی اعزاز قومی چیمپئن ٹیم پاکستان ایر فورس نے اپنے پرانے حریف پاکستان ویسٹرن ریلوے کو ۳۶ کے مقابلے میں ۴۴ پوائنٹس سے شکست دے کر حاصل کیا۔ کالج اور سکول سیکشنوں میں علی الترتیب تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا چیمپئن قرار پائے ٹورنامنٹ کے اختتام پر کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں محترم پروفیسر خواجہ غلام صادق صاحب سابق چیئرمین سنٹرل امیچور باسکٹ بال ایسوسی ایشن نے انعامات تقسیم فرمائے۔

ٹورنامنٹ کی ہمہ جہتی کامیابی

یہ ٹورنامنٹ بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے سابقہ ٹورنامنٹس کی طرح ملک کی نامور ٹیموں اور مایہ ناز کھلاڑیوں کی شرکت، نہایت بلند پایہ اور معیاری کھیل کے مظاہرے اور ملک میں کھیلوں کو فروغ دینے والی تنظیموں اور اداروں کے سر آوردہ حضرات کی تشریف آوری کے اعتبار سے بہت کامیاب ثابت ہوا۔ کلب سیکشن میں امسال ربوہ کی پانچ کلبوں رائل کلب یونیک کلب، فرینڈز کلب، فضل عمر کلب اور ڈان کلب کے علاوہ قومی چیمپئن پاکستان ایر فورس، پاکستان ویسٹرن ریلوے، برادرز لاہور، ہیلے کالج اولڈ بوائز کلب ٹی آئی کلب اور کے سی آر کلب کراچی نے شرکت کی۔ کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج ربوہ کی دو ٹیموں (ٹی آئی کالج ڈگری ٹیم ڈی ٹائیگرز اور ٹی آئی کالج انڈر ٹیم پنتھرز) کے علاوہ ایف سی کالج لاہور، گورنمنٹ کالج جھنگ اسلامیہ کالج چنیوٹ، میونسپل کالج اوکاڑہ این ای ڈی ایم کالج کراچی اور ایف سی کالج لاہور کی ٹیمیں شریک ہوئیں۔ سکول سیکشن میں ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے علاوہ پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا اور گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان ٹیموں میں پاکستان اور پنجاب یونیورسٹی کے متعدد منتخب اور مایہ ناز کھلاڑی شامل تھے جنہوں نے نہایت بلند پایہ اور معیاری کھیل کا مظاہرہ کر کے باسکٹ بال کو اس حصہ ملک میں مقبول سے مقبول تر بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا اور پرشوق تماشائیوں سے خوب ہی داد وصول کی۔ ان میں ایر فورس کے اکبر، بشیر اور رشید۔ ریلوے کے محمد خان، جاوید حسن، اشرف اور نصر۔ برادرز کے غلام دستگیر، امین شیخ، مودود جعفری، ٹی آئی کلب کے لطیف اور خالد تاج ٹی آئی کالج ڈگری ٹیم کے نصیر تُندا، عاقل اور کلیم نیز متعدد دوسرے نامور کھلاڑی شامل تھے۔

خصوصی پیغامات

پھر امسال ٹورنامنٹ کے انعقاد کے موقع پر محترم خان محمد علی خان وزیر تعلیم حکومت مغربی پاکستان، محترم شیخ محمد حسین صاحب کمشنر سرگودہا ڈویژن، محترم اے جی بٹ صاحب چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور محترم کے ایم اسلم صاحب سپورٹس سیکرٹری پی ڈبلیو آر کارمن انسٹی ٹیوٹ لاہور، محترم غیاث الدین احمد صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج لائل پور، محترم محمد اقبال بٹ صاحب ڈائرکٹر آف سپورٹس پنجاب یونیورسٹی اور محترم میاں رفیع الدین صاحب آنریری جنرل سیکرٹری پاکستان امیچور باسکٹ بال فیڈریشن نے خصوصی پیغامات ارسال فرمائے جن میں اس ٹورنامنٹ کو خاص اہمیت کا حامل قرار دیتے ہوئے اس کی کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا۔ محترم خان محمد علی خان وزیر تعلیم حکومت مغربی پاکستان نے اپنے پیغام میں فرمایا:۔

"مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۱۹، ۲۰، ۲۱ فروری کو ربوہ میں نواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقد ہو رہا ہے یہ ٹورنامنٹ ایک عظیم تقریب کی حیثیت رکھتا ہے جس میں ملک کے تمام بڑے بڑے سکولوں کالجوں اور کلبوں کی باسکٹ بال ٹیمیں شریک ہو کر اس گیم سے متعلق اپنے علم اور مہارت کا استفادہ کے رنگ میں باہم تبادلہ کریں گی۔ اس موقع پر باسکٹ بال پر مذاکرہ کا انعقاد بھی عمل میں آئے گا یہ مذاکرہ یقیناً شریک ہونے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں کے لئے متعلقہ مسائل پر باہم خیالات و افکار کا تبادلہ کرنے اور کھیلوں کا معیار بلند کرنے کے ذرائع اور طریقے متعین کرنے میں نہایت ممد ثابت ہوگا۔

میں عنقریب ہونے والے اس باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی ہمہ وجوہ کامیابی کا دل سے متمنی ہوں"

فائنل مقابلے

ٹورنامنٹ کے فائنل مقابلے حسب پروگرام مورخہ ۲۱ فروری کو بعد دوپہر منعقد ہوئے۔ کلب سیکشن میں فائنل مقابلہ قومی چیمپئن پاکستان ایر فورس اور قومی سطح پر اس کے پرانے حریف پاکستان ویسٹرن ریلوے کے مابین ہوا۔ دونوں نامور ٹیموں کے مابین یہ بہت معرکہ کا مقابلہ تھا۔ اس میں ۳۶ کے مقابلہ میں ۴۴ پوائنٹس سے میدان ایر فورس کے ہاتھ رہا۔ ایر فورس کے بشیر اکبر اور رشید کا کھیل خاص شان کا حامل تھا اور بہت پسند کیا گیا۔ سب سے زیادہ سکور (۲۲) بشیر نے کیا۔ ریلوے کے محمد خان، جاوید اور اشرف نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور خوب داد وصول کی۔

کالج سیکشن کا فائنل اس لحاظ سے اور بھی زیادہ دلچسپ تھا کہ اس میں تعلیم الاسلام کالج کی دونوں نامور ٹیمیں ٹی آئی ڈگری (ٹائیگرز) اور ٹی آئی انڈر (پنتھرز) جو علی الترتیب یونیورسٹی اور بورڈ کی چیمپئن ہیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں یہ دونوں ٹیمیں لیگ سسٹم کے ماتحت کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں اپنے اپنے حریفوں کو ہرا کر فائنل میں پہنچی تھیں۔ اس دلچسپ اور نہایت جاندار مقابلہ میں میدان ٹی آئی ڈگری (ٹائیگرز) کے ہاتھ رہا جس نے اپنے ہی کالج کی انڈر ٹیم (پنتھرز) کے ۳۵ پوائنٹس کے بالمقابل ۴۸ پوائنٹس سکور کر کے چیمپئن شپ کا اعزاز حاصل کیا ٹائیگرز کے کلیم اور نصیر تُندا نے علی الترتیب ۲۰ اور ۱۶ اور پنتھرز کے شفیق اور ذبیح نے علی الترتیب ۱۳ اور ۱۱ پوائنٹس سکور کئے۔

سکول سیکشن میں پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا اپنے حریفوں کو ہرا کر پہلے ہی چیمپئن شپ کا اعزاز جیت چکا تھا البتہ رنرز اپ کا فیصلہ ابھی ہونا باقی تھا جس کی خاطر گورنمنٹ پائلٹ سکول وحدت کالونی لاہور اور ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے مابین دوبارہ میچ ہوا نیز وحدت کالونی سکول نے ۲۳ کے مقابلہ میں ۳۰ پوائنٹس سے جیت لیا چنانچہ وہی رنرز اپ قرار پایا۔ وحدت کالونی کے سرفراز نے دس اور ٹی آئی ہائی سکول کے داؤد نے ۱۳ پوائنٹس سکور کئے۔ دونوں کا کھیل اپنی اپنی جگہ بہت شاندار تھا۔

اس میچ سے قبل سکول سیکشن کے چیمپئن پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا اور ٹی آئی ہائی سکول کی "بی" ٹیم کے درمیان ایک نمائشی میچ بھی ہوا۔ اس میں ٹی آئی ہائی سکول کی ٹیم نے چیمپئن ٹیم کو ۱۱ کے مقابلہ میں ۱۲ پوائنٹس سے شکست دی۔ پی اے ایف سکول کے یٰسین اور فہیم نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا ٹی آئی سکول کے عرفان، وسیم اور صدر الدین کا کھیل شاندار تھا۔ عرفان احمد خان کا ذاتی سکور (۸ پوائنٹس) میچ کا سب سے زیادہ انفرادی سکور رہا۔

اطفال کا دلچسپ میچ

امسال بھی ٹورنامنٹ کے موقع پر چھوٹے بچوں کی دو ٹیموں "ڈان" اور "وائی ایم سی آر" کے درمیان ایک دلچسپ میچ ہوا۔ اس میں ڈان کا پلہ بھاری رہا جس کے کھلاڑی فہیم الدین نے چار پوائنٹس سکور کئے۔ امید ہے یہ بچے بڑے ہو کر باسکٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی ثابت ہوں گے انشاء اللہ۔

الغرض نواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ باسکٹ بال کو فروغ دینے اور اس کے معیار کو بلند کرنے کا ایک موثر ذریعہ ثابت ہو کر بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل
۵۲۵۴